آیات نمبر 94 تا 101 میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا واپس اپنے باپ کے پاس واپس پہنچنا اور ان کی بینائی کا واپس آنا۔ سب بھائیوں کا معافی طلب کرنا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو سجدہ تعظیمی کرنا جس سے بالآخر حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب سچ ثابت ہو گیا۔

وَ لَمَّا فَصَلَتِ الۡعِيۡرُ قَالَ اَبُوۡهُمۡ اِنِّىۡ لَاَجِدُ رِيۡحَ يُوۡسُفَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ تُفَنِّدُوۡنِ اور جب یہ قافلہ مصر سے روانہ ہوا تو ان کے والد یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میری بات کو بڑھاپے کی بے عقلی سمجھو گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں ﴿۹۴﴾ قَالُوۡا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِىۡ ضَلٰلِكَ الۡقَدِيۡمِ وہ بولے کہ بخدا! آپ تو اپنی اسی پرانی غلط خیالی میں مبتلا ہیں ﴿۹۵﴾ فَلَمَّاۤ اَنۡ جَآءَ الۡبَشِيۡرُ اَلۡقٰٮهُ عَلٰى وَجۡهِهٖ فَارۡتَدَّ بَصِيۡرًا ‌ۚ پھر جب خوشخبری لانے والا آ پہنچا تو اس نے یوسف علیہ السلام کا کرتہ یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈال دیا اور اسی وقت ان کی بینائی واپس آ گئی قَالَ اَلَمۡ اَقُلْ لَّـكُمۡ ۚۙ اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے؟ ﴿۹۶﴾ قَالُوۡا يٰۤاَبَانَا اسۡتَغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِــِٕيۡنَ بیٹوں نے کہا کہ ابا جان! اللہ سے ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی مغفرت طلب کیجئے، بیشک ہم ہی خطاکار تھے ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوۡفَ اَسۡتَغۡفِرُ لَـكُمۡ رَبِّىۡ‌ؕ یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ میں جلد ہی اپنے رب سے تمہارے لیے

بخشش کی دعا کروں گا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ یقینا وہ بہت معاف کر دینے
والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے ﴿٩٨﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ
اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ پھر جب یہ سب لوگ
یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے والدین کو عزت کے ساتھ اپنے
پاس جگہ دی اور اپنے تمام بھائیوں اور ان کے اہل و عیال سے کہا کہ آپ سب شہر
مصر میں داخل ہوں، اللہ نے چاہا تو یہاں امن چین سے رہیں گے ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ
عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ اور یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کو اٹھا
کر تخت پر بٹھایا، پھر یہ سب لوگ یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ تعظیمی میں گر
پڑے وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ
اور یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ابا جان! یہ اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے بہت
پہلے دیکھا تھا اور میرے رب نے اسے سچ کر دکھایا وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ
مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اور میرے رب نے اس وقت بھی مجھ پر احسان کیا تھا جب مجھے قید
خانہ سے نکالا تھا اور پھر آپ سب کو صحرا سے نکال کر میرے پاس پہنچا دیا حالانکہ اس
سے پہلے شیطان میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد کھڑا کر چکا تھا اِنَّ رَبِّيْ
لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۭ بلاشبہ میرا رب جو چاہتا ہے غیر محسوس تدبیروں سے اپنی
مشیئت پوری کرتا ہے اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ بیشک وہ سب کچھ جاننے والا

اور بڑی حکمت والا ہے ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ اے میرے رب! تو نے مجھے حکومت بھی عطا کی اور معاملہ فہمی کا علم بھی عطا کیا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ مجھے اپنی فرماں برداری کی حالت میں ہی دنیا سے اٹھانا اور مرنے کے بعد اپنے نیک بندوں کے ساتھ ملا دے ﴿۱۰۱﴾

آیات نمبر 102 تا 111 میں وضاحت کہ یہ واقعہ جو مشرکین مکہ اور یہود کی فرمائش پر سنایا گیا ہے، غیب کی خبروں میں سے تھا لیکن یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ یہ قرآن تو تمام اقوام عالم کے لئے نصیحت ہے۔ آخرت کا گھر تو ان ہی لوگوں کا اچھا ہو گا جو اللہ سے ڈرتے رہے۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ اے پیغمبر (ﷺ)! یہ واقعہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم آپ کی طرف وحی کے ذریعہ بھیج رہے ہیں وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَ هُمْ يَمْكُرُوْنَ وگرنہ آپ تو یوسف کے بھائیوں کے پاس اس وقت موجود نہ تھے جب انہوں نے یوسف کے خلاف مکر و فریب کی ایک سازش پر اتفاق کر لیا تھا ﴿۱۰۲﴾ وَ مَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَ لَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور خواہ آپ کتنی ہی خواہش کریں ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں کفار مکہ نے حضرت یوسف کے جس واقعہ کے بارے میں دریافت کیا تھا، وہ انہیں سنا دیا گیا ہے لیکن وہ پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے ﴿۱۰۳﴾ وَ مَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ حالانکہ آپ ان کی خیر خواہی کے لئے اس دعوت و تبلیغ پر ان سے کوئی صلہ تو نہیں مانگتے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ اور یہ قرآن تو تمام اقوام عالم کے لئے ایک نصیحت ہے ﴿۱۰۴﴾ع رکوع[۱۱] وَ كَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَ هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ آسمانوں اور زمین میں اللہ کی قدرت و حکمت کی کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر سے یہ لوگ گزر جاتے ہیں لیکن نظر اٹھا کر بھی

نہیں دیکھتے ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ اور ان

میں سے اکثر لوگ اللہ کو مانتے بھی ہیں تو اس طرح کہ اس کے ساتھ دوسروں کو بھی

شریک ٹھہراتے ہیں ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ

تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ پھر کیا یہ لوگ اس بات سے بے

خوف ہو گئے کہ اللہ کے عذاب کی کوئی آفت ان پر چھا جائے یا ان پر اچانک قیامت آ

جائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰى

بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میرا

طریقہ تو یہی ہے کہ میں اور میرے پیروکار اپنی پوری بصیرت کے ساتھ لوگوں کو اللہ

کی طرف بلاتے ہیں وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور اللہ کی

ذات ہر عیب سے پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے ہرگز نہیں ہوں ﴿۱۰۸﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ

اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ سے پہلے ہم نے مختلف بستیوں میں جو پیغمبر بھیجے، وہ سب

انہی بستیوں کے رہنے والے انسانوں میں سے تھے اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ تو کیا ان لوگوں نے زمین

میں گھوم پھر کر نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے گزری ہوئی نافرمان قوموں کا کیا انجام ہوا

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ آخرت کا گھر تو ان ہی

لوگوں کا اچھا ہو گا جو اللہ سے ڈرتے رہے اور تقویٰ کی روش اختیار کی، تو کیا تم لوگ

اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے؟ ﴿١٠٩﴾ حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ پہلے بھی یہی ہوتا رہا کہ جب رسول اپنی قوم سے مایوس ہو گئے اور قوم نے یہ سمجھا کہ ان سے کیا گیا عذاب کا وعدہ جھوٹا تھا تو اچانک عذاب کی شکل میں ہماری مدد آ پہنچی پھر ہم نے جسے چاہا عذاب سے بچا لیا وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ اور جب مجرموں پر ہمارا عذاب آ جاتا ہے تو پھر اسے روکا نہیں جا سکتا ﴿١١٠﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ بلاشبہ گزری ہوئی قوموں کے ان قصوں میں عقل والوں کے لئے بڑی عبرت کا سامان موجود ہے مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ یہ قرآن ایسا کلام نہیں جو اپنے پاس سے گھڑ لیا جائے بلکہ یہ تو ان آسمانی کتابوں کی تصدیق ہے جو اس سے پہلے نازل ہوئی ہیں اور ایمان لانے والوں کے لئے اس میں ہر چیز کی تفصیل موجود ہے اور یہ ان لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت کا ذریعہ بھی ہے ﴿١١١﴾ ع رکوع [١٢]

قرآن میں بیان کئے گئے تمام قصص کی طرح اس قصہ کا مقصد بھی لوگوں کو دعوت غور و فکر اور عبرت و نصیحت کا سامان مہیا کرنا ہے۔ اس میں دیئے گئے کچھ غور طلب نکات یہ ہیں:

شیطان انبیاء پر بھی اپنا وار کرنے سے نہیں چوکتا، لیکن اللہ اپنے نیک اور پرہیزگار بندوں کی خاص مدد فرما کر انہیں شیطان کے وار سے بچا لیتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانہ میں

بھی اپنے ساتھیوں کو اللہ کی وحدانیت ہی کی دعوت دی- اللہ خیانت کرنے والوں کے مکر وفریب کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ اللہ نیکی کرنے والوں کو دنیا میں بھی اجر عطا کرتا ہے اور آخرت کا اجر تو اس سے بہت زیادہ بہتر ہو گا۔ بے شک اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیئے، اس کی مشئیت سے بچانے والا کوئی نہیں، وہ اپنی مشئیت کو غیر محسوس تدبیروں سے پورا کرتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے تو انہیں ختم کرنے کی سازش کی لیکن اللہ نے مصر کی حکومت عطا فرمادی۔ آخرت میں جنت کا گھر تو صرف انہی لوگوں کو ملے گا جو اللہ سے ڈرتے رہے اور تقویٰ کی روش اختیار کی۔

اس سورت کا ایک پہلو اور بھی ہے کہ اس قصہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں بڑی مماثلت ہے۔ حضرت یوسف کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش مکہ نے پہلے قتل کرنے کی سازش کی، پھر انہیں مکہ میں اپنا گھر چھوڑ کر جلاوطن ہونا پڑا۔ انہیں بھی مدینہ جا کر اللہ نے حکومت عطا کی اور بالآخر فتح مکہ کے موقع پر قریش مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسی طرح شرمسار کھڑے تھے جس طرح ایک دن مصر میں یوسف علیہ السلام کے بھائی ان کے سامنے سر جھکائے کھڑے تھے۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہی فرمایا کہ آج میں تمہیں وہی جواب دیتا ہوں جو یوسف نے اپنے بھائیوں کو دیا تھا کہ آج تم پر کوئی گرفت نہیں، جاؤ تمہیں معاف کیا۔

13: سورة الرّعد

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
13	سُوۡرَةُ الرَّعۡد	مکی	6	43	13	وَمَآ اُبَرِّئُ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

آیات نمبر 1 تا 6 میں رسول اللہ ﷺ کو تلقین کہ بلاشک وشبہ یہ کتاب الٰہی کی آیات ہیں لیکن اکثر لوگ انہیں نہیں مانتے۔ نظام کائنات کی نشانیوں کی طرف اشارہ کہ اس سارے نظام کو چلانے والی ایک ہی ہستی ہے، لیکن یہ سب نشانیاں ان ہی لوگوں کے لئے مفید ہیں جو ان پر غور کریں اور عقل سے کام لیں۔ قابل تعجب چیز قیامت میں لوگوں کا دوبارہ زندہ ہونا نہیں بلکہ ان لوگوں کا قیامت کے بارے میں انکار کرنا ہے، منکرین کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ عذاب جلدی آجائے لیکن اللہ انہیں ابھی اور مہلت دینا چاہتا ہے۔

الٓمّٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ ؕ وَالَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَـقُّ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱﴾ الف، لام، میم، را (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں) یہ کتاب الٰہی کی آیات ہیں اور جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا جاتا ہے وہ بالکل حق اور سچ ہے لیکن اکثر لوگ اس بات پر ایمان نہیں لاتے

اَللّٰهُ الَّذِىۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو ایسے سہاروں کے بغیر قائم کیا جو تمہیں نظر آتے ہوں پھر وہ اپنے تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہوا اور اس نے سورج اور چاند کو ایک قانون کا پابند بنا کر کام میں لگا

دیا كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اس سارے نظام کی ہر چیز ایک وقتِ مقرر تک
کے لیے چل رہی ہے يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ
تُوْقِنُوْنَ۝۲ وہی اس کائنات کی ہر چیز کا انتظام فرمارہا ہے اور اپنی قدرت کی نشانیاں
کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تمھیں روزِ قیامت اپنے رب کے سامنے پیش ہونے
کا یقین ہو جائے وَ هُوَ الَّذِىْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِىَ وَ اَنْهٰرًا ؕ
اور وہی ہے جس نے زمین کی سطح پھیلا دی اور اس میں پہاڑ اور دریا پیدا کیے وَ مِنْ
كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اُسی نے ہر
طرح کے پھلوں کے جوڑے پیدا کیے ہیں اور وہی دن پر رات طاری کرتا ہے اِنَّ فِىْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۝۳ ان ساری چیزوں میں ان لوگوں کے لیے بڑی
نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں وَ فِى الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ
مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ
وَّاحِدٍ قف وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ ؕ ذرا غور کرو کہ ایک ہی جیسی
زمین کے باہم ملے ہوئے قطعات ہیں، کسی میں انگور کے باغ ہیں کسی میں کھیتی ہے اور
کسی میں کھجور کے درخت ہیں، جن میں سے بعض ایک تنے والے ہیں اور بعض کے
ایک سے زیادہ تنے ہیں، اگرچہ یہ سب ایک ہی طرح کے پانی سے سیراب ہوتے ہیں
لیکن ہم بعض پھلوں کا ذائقہ دوسروں سے بہتر بنا دیتے ہیں اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ۝۴ یقیناً ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو عقل

سے کام لیتے ہیں وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ۬ اگر تمہیں کسی بات پر تعجب کرنا ہے تو تعجب کے قابل ان لوگوں کا یہ قول ہے کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کیے جائیں گے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا وَ اُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ اور انہی لوگوں کی گردنوں میں قیامت کے دن طوق پڑے ہوں گے وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۵﴾ یہی لوگ جہنمی ہیں اور وہ اس جہنم میں ہمیشہ رہیں گے وَ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ اور یہ لوگ رحمت طلب کرنے کی بجائے آپ سے عذاب طلب کرنے میں جلدی کر رہے ہیں حالانکہ ان سے پہلے بہت سے عذاب کے واقعات گزر چکے ہیں مگر یہ لوگ ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ بے شک آپ کا رب لوگوں کی زیادتیوں کے باوجود ان کے حق میں بہت زیادہ درگزر کرنے والا ہے وَ اِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۶﴾ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ آپ کا رب سزا دینے میں بھی بہت سخت ہے

آیات نمبر 7 تا 15 میں کفار کی طرف سے کوئی معجزہ دکھانے کا مطالبہ۔ رسول کا کام محض اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہوتا ہے، معجزہ دکھانا تو اللہ کی مرضی پر منحصر ہے۔ اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے، اس کے فرشتے ہر شخص کی نگہبانی کرتے ہیں۔ جب اللہ کسی قوم پر مصیبت نازل کرنے کا فیصلہ کر لے تو نہ کوئی اسے روک سکتا ہے اور نہ کوئی اس قوم کی مدد کر سکتا ہے۔ بادلوں سے بارش برسانا، بجلی کی گرج و چمک، اور جس پر چاہے بجلی کا گرا دینا سب اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، وہ بہت زبردست اور قوت والا ہے۔

وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! جن لوگوں نے آپ کی رسالت کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس رسول پر اس کے رب کی طرف سے بطور نشانی کوئی معجزہ کیوں نہ نازل کیا گیا؟ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ ع رکوع [۱] بے شک آپ کی ذمہ داری تو محض اللہ کے عذاب سے ڈرانا ہے اور آپ سے پہلے بھی ہر قوم کے لئے ایک رہنما آتا رہا ہے

اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَ مَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ؕ اللہ تو وہ ہے کہ ہر ایک مادہ جو کچھ اپنے پیٹ میں اٹھائے ہوئے ہے اسے بھی جانتا ہے اور رحم میں گھٹنے بڑھنے کی جو تبدیلیاں ہوتی ہے اس سے بھی وہ باخبر رہتا ہے وَ کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿۸﴾ اور اللہ کے علم کے مطابق ہر چیز کے لیے ایک مقدار مقرر ہے عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ﴿۹﴾ وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر چیز کا جاننے والا ہے، وہ سب سے بڑا اور عالی مرتبت ہے سَوَآءٌ مِّنْکُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَ مَنْ جَهَرَ بِهٖ وَ مَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّیْلِ وَ سَارِبٌۢ

بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ تم میں سے کوئی شخص خواہ زور سے بات کرے یا آہستہ اور کوئی رات کی تاریکی میں چھپا ہوا ہو یا دن کی روشنی میں چل رہا ہو، اللہ کے لیے سب برابر ہیں لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ ہر شخص کے آگے اور پیچھے اللہ کے مقرر کردہ محافظ فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود ہی اپنے اوصاف و کردار کو نہ بدل ڈالے وَ اِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ اور جب اللہ کسی قوم کو ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے مصیبت میں ڈالنے کا ارادہ کرلے تو پھر اسے کوئی ٹال نہیں سکتا وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ اور نہ ہی اللہ کے مقابلے میں اس قوم کا کوئی حامی و مددگار ہو سکتا ہے هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ ۚ وہ اللہ ہی تو ہے جو تمہارے سامنے بجلیاں چمکاتا ہے جنہیں دیکھ کر تمہیں اندیشے بھی لاحق ہوتے ہیں اور امیدیں بھی بندھ جاتی ہیں اور وہی تو ہے جو پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھا کر لاتا ہے وَ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ اور بجلی کی کڑک اور فرشتے سب اس کے خوف سے اس کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہتے ہیں وَ يُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَ هُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَ هُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ ؕ اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے، پھر جس پر چاہتا ہے بجلی گرا بھی دیتا ہے لیکن

یہ کفار ان سب نشانیوں کے باوجود اللہ کے وجود کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں حالانکہ وہ سخت قوت اور تدبیر کا مالک ہے لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَى الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ اسی کو پکارنا برحق ہے اور جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں تو وہ ان کی پکار کا کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے، ان کی مثال تو صرف اس شخص جیسی ہے جو اپنے دونوں ہاتھوں کو پانی کی طرف پھیلائے کہ پانی خود اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ پانی کبھی اس کے منہ تک نہیں پہنچ سکتا وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ اور اسی طرح کافروں کا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارنا گمراہی میں بھٹکنے کے سوا کچھ نہیں وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدة [السجدہ] وہ اللہ ہی ہے جس کے سامنے زمین و آسمان کی ہر چیز خوشی سے یا مجبوری سے سجدہ کر رہی ہے حتیٰ کہ ان سب چیزوں کے سائے بھی صبح و شام اس ہی کے سامنے جھکتے ہیں

آیات نمبر 16 تا 19: یہ کافر لوگ اللہ کے سوا جنہیں پکارتے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں، وہ تو خود اپنے نفع نقصان پر اختیار نہیں رکھتے۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ ہی کو سجدہ کرتی ہے، وہی ہر چیز کا خالق ہے، وہ اکیلا ہے اور سب پر غالب ہے. ایک مثال کہ اس دنیا میں بھی حق کو فتح حاصل ہو گی اور باطل تباہ ہو جائے گا۔ کفار آخرت میں عذاب سے بچنے کے لئے اس دنیا بھر سے زیادہ مال و دولت فدیہ میں دینا چاہیں تو قبول نہ ہو گا۔ ان باتوں سے دانشمند لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ اے پیغمبر (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! آپ ان سے دریافت کیجئے کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ آپ انہیں بتا دیجئے کہ وہ اللہ ہی ہے قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ آپ پھر کہئے کہ کیا تم اللہ کے سوا ایسے معبودوں کو اپنا مددگار سمجھتے ہو جو اپنے نفع و نقصان کا اختیار بھی نہیں رکھتے؟ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۚ۬ آپ ان سے فرما دیجئے کہ کیا ایک اندھا شخص اور ایک آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں، کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہو سکتی ہیں؟ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ کیا ان لوگوں نے جو اللہ کے شریک بنائے ہیں، انہوں نے اللہ کی طرح کوئی ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے کہ جس کی وجہ سے ان لوگوں پر صرف اللہ کا خالق ہونا مشتبہ ہو گیا ہو قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے، وہ اکیلا ہے اور وہ سب پر غالب ہے۔ اَنْزَلَ مِنَ

السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ

اس نے آسمان کی جانب سے پانی اتارا تو وادیاں اپنی اپنی گنجائش کے مطابق بہنے لگیں

پھر سیلاب کا پانی جھاگ اور خس وخاشاک کو اوپر اٹھا لایا وَ مِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي

النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ اور ایسے ہی جھاگ اور میل کچیل

ان دھاتوں پر بھی اٹھتے ہیں جنہیں زیور اور برتن وغیرہ بنانے کے لیے لوگ پگھلایا

کرتے ہیں كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ ۬ؕ اسی طرح اللہ تعالیٰ حق اور

باطل کی مثال بیان فرماتا ہے فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ پھر جو جھاگ اور

میل کچیل ہے اسے پھینک دیا جاتا ہے وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي

الْاَرْضِ ؕ اور جو چیز انسانوں کے لیے مفید ہے وہ زمین میں باقی رہ جاتی ہے

كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ﴿۱۷﴾ اسی طرح اللہ لوگوں کو سمجھانے کے لئے

مثالیں بیان کرتا ہے لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؔؕ جن لوگوں نے

اپنے پروردگار کا حکم مان لیا ان کے لئے بہت عمدہ اجر ہے وَ الَّذِيْنَ لَمْ

يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا

بِهٖ ؕ اور جن لوگوں نے اللہ کے حکم سے سرتابی کی، روز قیامت ان کا یہ حال ہوگا کہ

وہ خواہش کریں گے کہ اگر ان کے پاس وہ سب کچھ موجود ہو جو اس زمین میں ہے اور

اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی ہو تو وہ اسے عذاب سے نجات کے لئے فدیہ کے طور پر

دے ڈالیں اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ

الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ رکوع[۲] یہی لوگ ہیں جن سے سخت حساب لیا جائے گا اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ط بھلا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا وہ حق ہے، کیا وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہے اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ ان باتوں سے دانش مند لوگ ہی نصیحت قبول کرتے ہیں

آیات نمبر 20 تا 26 : قرآن کی آیات سے سے دانشمند لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں

۔جو لوگ ایمان لائے ، اللہ کی اطاعت کرتے رہے ، اپنے رب سے ڈرتے رہے ، نماز قائم کرتے رہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہے وہ جنت میں داخل ہوں گے ۔ جو لوگ اللہ سے کیا ہوا عہد توڑ ڈالتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں ان کا برا انجام ہو گا۔ اللہ جس کو چاہتا ہے فراخی رزق عطا کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ناپ تول کر رزق دیتا ہے۔ اس دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں انتہائی حقیر چیز ہے

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿٢٠﴾ یہ دانشمند وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ کیا ہوا اپنا عہد پورا کرتے ہیں اور عہد شکنی نہیں کرتے وَ الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾ اور یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے جن رشتوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں جوڑے رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور قیامت کے دن سخت حساب لئے جانے سے خوفزدہ رہتے ہیں وَ الَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾ اور یہ لوگ اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مصائب پر صبر کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں اور برائی کا جواب بھلائی سے دیتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں بہترین گھر ہو گا جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ

اٰبَآىِٕهِمۡ وَ اَزۡوَاجِهِمۡ وَ ذُرِّیّٰتِهِمۡ وَ الۡمَلٰٓىِٕکَۃُ یَدۡخُلُوۡنَ عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ کُلِّ بَابٍ ﴿ۚ۲۳﴾ یعنی وہ دائمی باغات جن میں وہ خود بھی داخل ہوں گے اور ان کے ماں باپ ،ان کی بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح ہوں گے وہ بھی ان باغات میں داخل ہوں گے اور جنت کے ہر دروازے سے فرشتے ان کے پاس آئیں گے سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ ﴿ؕ۲۴﴾ اور کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو، تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا اس کی بدولت آج تم اس کے مستحق ہوگئے ہو، سو کیا خوب ہے یہ آخرت کا گھر وَ الَّذِیۡنَ یَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِیۡثَاقِهٖ وَ یَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ یُّوۡصَلَ وَ یُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۙ اُولٰٓىِٕکَ لَهُمُ اللَّعۡنَۃُ وَ لَهُمۡ سُوۡٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اور اس کے برعکس وہ لوگ جو اللہ سے پختہ عہد کرنے کے بعد عہد شکنی کرتے ہیں اور اللہ نے جن تعلقات کو جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ انہیں توڑ ڈالتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو لعنت کے مستحق ہیں اور ان کے لیے آخرت میں بہت ہی برا ٹھکانا ہے اَللّٰهُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ ؕ اللہ جس کو چاہتا ہے رزق کی فراخی بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا ہے وَ فَرِحُوۡا بِالۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ؕ وَ مَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا فِی الۡاٰخِرَۃِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٪۲۶﴾ رکوع[۳] یہ کافر لوگ دنیا کی زندگی ہی میں مگن ہیں حالانکہ دنیا کی زندگی تو آخرت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں، محض ایک حقیر سا فائدہ ہے

آیات نمبر 27 تا 32 میں کفار کا معجزہ دکھانے کا مطالبہ اور اللہ کی طرف سے جواب کہ اللہ انہی لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے جو اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کا مستقل ٹھکانہ جنت ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ کو تسلی کہ آپ کو وہی پیش آ رہا ہے جو آپ سے پہلے رسولوں کو پیش آتا رہا ہے، آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں اور ان کفار کو اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب پڑھ کر سناتے رہیں۔ یہ کفار گمراہی میں اتنی دور جا چکے ہیں کہ اگر کوئی ایسا قرآن نازل ہو جائے جس سے پہاڑ چلنے لگیں، زمین پھٹ جائے یا مردے بولنے لگیں تب بھی یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اور کافر کہتے ہیں کہ اس پیغمبر پر اس کے رب کی طرف سے بطور نشانی کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوا؟ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝۲۷ۖۚ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ جسے چاہتا ہے اسے گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے اور اپنی طرف پہنچنے کا راستہ صرف اسی کو دکھاتا ہے جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝۲۸ؕ ایسے ہی لوگ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اور ان کے قلوب اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں اور یاد رکھو! اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝۲۹ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال بھی کئے ان کے لئے دل کی خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی اور ان کے لئے بہت اچھا ٹھکانا ہے كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ

مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَ هُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! جس طرح ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے تھے اسی طرح ہم نے آپ کو بھی ایک ایسی امّت میں رسول بنا کر بھیجا ہے جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ جو کتاب ہم نے آپ کو وحی کے ذریعہ بھیجی ہے وہ آپ ان لوگوں کو پڑھ کر سنا دیں اور ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ رحمٰن کو ماننے سے انکار کر رہے ہیں قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ آپ کہہ دیجئے کہ وہ رحمٰن ہی تو میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ اور اگر کوئی ایسا قرآن نازل بھی ہو جاتا کہ جس کے اثر سے پہاڑ چلنے لگتے یا زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی یا مردے بول اٹھتے تب بھی یہ لوگ ایمان نہ لاتے بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ حقیقت یہ ہے کہ سارا اختیار اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ کیا اب بھی اہل ایمان کو اس بات کا یقین اور اطمینان حاصل نہیں ہوا کہ اگر اللہ چاہتا تو تمام لوگوں کو ہدایت دے سکتا تھا وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ رکوع [۴] اور کافروں کو تو ان کے اعمال کی وجہ سے کوئی نہ کوئی مصیبت

پہنچتی ہی رہے گی یا ان کی بستی کے قریب نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ عذاب آ پہنچے، یقینا اللہ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا

وَ لَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَاَمۡلَيۡتُ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثُمَّ اَخَذۡتُهُمۡ ۚ فَكَيۡفَ كَانَ عِقَابِ ۝۳۲

اور اے پیغمبر (ﷺ) ! بلاشبہ آپ سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جاچکا ہے، سو پہلے میں ان کافروں کو مہلت دیتا رہا، بالآخر میں نے انہیں پکڑ لیا پھر دیکھ لو کہ میری سزا کیسی سخت تھی

آیت نمبر 33

آیات نمبر 33 تا 37 میں کفار کو تنبیہ کہ انہوں نے ایسی چیزوں کو اپنا معبود بنا رکھا ہے جو کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کے لئے دنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت میں بھی، انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا۔ جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا ان کا ٹھکانہ جنت ہو گا، جس کا پھل بھی دائمی ہو گا اور سایہ بھی۔ کافروں کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ اہل کتاب کا ایک گروہ جو حق پر قائم تھا اس نے قرآن کا خوش دلی سے خیر مقدم کیا جبکہ دوسرا گروہ اس کا دشمن بن گیا۔ اس دوسرے گروہ کو تنبیہ کہ اگر صحیح علم آجانے کے بعد بھی تم اس کی پیروی نہ کرو گے تو تمہیں اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا

اَفَمَنْ هُوَ قَآىِٕمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ بھلا وہ ہستی جو ہر نفس کے ایک ایک عمل سے باخبر ہو، وہ ان شرکاء کے برابر ہو سکتی ہے جنہیں اپنی بھی خبر نہیں، لیکن پھر بھی ان کافروں نے اللہ کے ساتھ شریک مقرر کر رکھے ہیں قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اے پیغمبر (ﷺ) ! آپ ان سے فرمایئے کہ ذرا ان شریکوں کی صفات تو بتاؤ اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے، تمہارے بنائے ہوئے شریک کیا کر سکتے ہیں ؟ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ کیا تم اللہ کو ایسی چیزوں کی خبر دے رہے ہو کہ جن کے زمین میں وجود سے وہ بے خبر ہے؟ یا تم لوگ یونہی جو منہ میں آتا ہے کہہ ڈالتے ہو بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَ صُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کافروں کا مکر و فریب ان کی نظر میں خوشنما بنا دیا گیا ہے اور وہ راہ راست سے روک دیے گئے ہیں وَ

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ پھر جسے اللہ ہی گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں ہے لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ ان لوگوں کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو یقیناً اس سے بہت سخت ہوگا اور اللہ کے عذاب سے انہیں کوئی بچانے والا بھی نہ ہوگا مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّهَا ؕ اور جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے اوصاف یہ ہیں کہ اس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اس کے پھل بھی دائمی ہوں گے اور اس کا سایہ بھی دائمی ہوگا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ یہ ان لوگوں کا انجام ہے جو متقی ہیں اور جو کافر ہیں ان کا انجام جہنم کی آگ ہے وَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ اے نبی ﷺ! جن لوگوں کو ہم نے آپ سے پہلے کتاب دی تھی وہ اس قرآن سے جو ہم نے آپ پر نازل کیا ہے، خوش ہوتے ہیں لیکن ان میں ایسے لوگوں کی بھی ایک جماعت ہے جو اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ آپ فرمادیجئے کہ مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں صرف اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ سو میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے وَ

كَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ حُكۡمًا عَرَبِيًّا ؕ اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں ایک فرمان بنا کر نازل کیا ہے وَلَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَهُمۡ بَعۡدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ اب اگر اس صحیح علم کے بعد جو آپ کے پاس آچکا ہے، آپ نے ان کافروں کی خواہشات کا اتباع کیا تو اللہ کے مقابلہ میں آپ کا نہ کوئی حمایتی ہوگا اور نہ اس کی گرفت سے بچانے والا ؏ ۳۷ رکوع [۵]

آیات نمبر 38 تا 43 میں رسول اللہ ﷺ کو مخالفین کے اعتراضات پر تسلی کہ آپ سے پہلے بھی جو رسول آئے تھے وہ فرشتے نہیں تھے بلکہ انسان ہی تھے ۔ انہوں نے جو معجزے دکھائے وہ اللہ ہی کے حکم سے دکھائے تھے، وہ ان کا ذاتی اختیار نہیں تھا۔ جس عذاب سے انہیں ڈرایا جارہا ہے ممکن ہے وہ آپ کی زندگی ہی میں آجائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے بعد آئے۔ اگر یہ لوگ غور کریں تو انہیں پتہ چل جائے گا کہ ان کے گرد زمین تنگ ہوتی جارہی ہے نیز یہ کہ آپ کی رسالت کے لئے صرف اللہ ہی کی گواہی کافی ہے

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً ؕ اور یقیناً ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے تھے اور ان سب کو بیویاں بھی عطا کی تھیں اور اولاد بھی وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ اور کسی رسول کے اختیار میں یہ بات نہ تھی کہ وہ حکم الٰہی کے بغیر کوئی معجزہ بطور نشانی دکھا سکے اور ہر کام کے ہونے کے لئے پہلے سے لکھا ہوا ایک وقت مقرر ہے يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ ۖۚ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ اللہ جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور "ام الکتاب" یعنی لوح محفوظ اس ہی کے پاس ہے وَ اِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَ عَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اور اے نبی ﷺ! جس برے انجام کی دھمکی ہم ان کافروں کو دے رہے ہیں، ہم اس کا کچھ حصہ خواہ آپ کی زندگی میں ہی دکھا دیں یا اس کے ظہور میں آنے سے پہلے ہم آپ کو اٹھا لیں، بہرحال آپ کے ذمہ تو صرف ہمارا پیغام پہنچا دینا ہے اور ان سے حساب کتاب لینا ہمارا

کام ہے اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا ؕ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم ان کے زیر تسلّط زمین کے علاقہ کو ہر طرف سے گھٹاتے چلے جارہے ہیں وَ اللّٰہُ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ ؕ وَ ھُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ اور اللہ جو چاہے حکم کرتا ہے، اس کے حکم کو روکنے والا کوئی نہیں اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے وَ قَدْ مَکَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلِلّٰہِ الْمَکْرُ جَمِیْعًا ؕ ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی حق کے مقابلہ میں بہت خفیہ تدبیریں کرتے رہے ہیں لیکن سب سے اچھی تدبیر تو اللہ ہی کی ہے یَعْلَمُ مَا تَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ ؕ ہر شخص جو کچھ کررہا ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے وَ سَیَعْلَمُ الْکُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَی الدَّارِ ﴿۴۲﴾ اور ان کافروں کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ عاقبت کا گھر کس کے لئے ہے وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! یہ کافر کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول نہیں ہیں قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًۢا بَیْنِیْ وَ بَیْنَکُمْ ۙ وَ مَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ آپ کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے اور پھر اس شخص کی گواہی جو کتابِ آسمانی کا علم رکھتا ہے ﴿۴۳﴾ ع رکوع [٦]

14: سورۃ ابراھیم

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
14	سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم	مکی	7	52	13	وَمَآ اُبَرِّئُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیات نمبر 1 تا 8 میں قرآن نازل کرنے کا مقصد بیان کیا گیا ہے اور منکرین کو شدید عذاب کی دھمکی دی گئی ہے۔ یہ حقیقت کہ ہر رسول نے اپنی قوم ہی کی زبان میں پیغام دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب کہ اللہ کا شکر ادا کرو جس نے تمہیں ایک بڑی مصیبت سے نجات عطا کی اور اگر تم اللہ کا شکر ادا کرو گے تو وہ تمہیں مزید نعمتیں عطا کرے گا۔

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ ﴿۱﴾ الف، لام، را (حقیقی معنیٰ اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں) یہ قرآن ایک کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو ان کے رب کی توفیق سے تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں، اُس رب کے راستہ کی طرف جو ہر چیز پر غالب ہے اور وہی قابل حمد وثنا ہے اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ یعنی وہ اللہ کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں سب کا مالک ہے وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ ﴿۲﴾ اور کفار کے لئے سخت عذاب کے باعث ہلاکت و بربادی ہے اِۨلَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ یہ لوگ جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں اور

اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ راستہ ان کی خواہشات کے مطابق ٹیڑھا ہو جائے اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ۝۳ یہ لوگ گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ ؕ ہم نے جب بھی کوئی رسول بھیجا، اس نے اپنی قوم ہی کی زبان میں پیغام دیا تاکہ وہ اللہ کے احکام واضح طور پر بیان کر دے فَیُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۴ پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخش دیتا ہے، وہ ہر چیز پر غالب اور بڑی حکمت والا ہے وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَاۤ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۙ۬ وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَیّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دیکر بھیجا کہ اپنی قوم کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آؤ اور ان کو "ایام اللہ" کے سبق آموز واقعات یاد دلاؤ "ایام اللہ" سے مراد پچھلی امتوں کے وہ واقعات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے نافرمان قوموں پر عذاب نازل فرمایا اور اپنے ایماندار بندوں کو ان کے ظلم و ستم سے نجات بخشی۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵ بے شک ان واقعات میں صبر اور شکر کرنے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ اور وہ وقت قابل ذکر ہے جب موسیٰ نے اپنی قوم سے

کہا کہ اللہ کے وہ احسانات یاد کرو جو اس نے تم پر کیے تھے جب اس نے تمہیں آلِ فرعون کی غلامی سے نجات بخشی جو تمہیں بدترین سزا دینے کی جستجو میں رہتے تھے، تمہارے بیٹوں کو تو ذبح کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٦﴾ رکوع[۱] اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴿٧﴾ اور وہ وقت بھی یاد کرو جب تمہارے رب نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا کہ اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ نعمتیں دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو پھر یاد رکھو کہ میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے وَ قَالَ مُوْسٰۤى اِنْ تَكْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٨﴾ اور موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر تم اور روئے زمین کے تمام لوگ مل کر بھی اللہ کی ناشکری کرنے لگو تو یقیناً اللہ کی ذات تم سب سے بے نیاز اور لائقِ حمد و ثنا ہے ۔ یہاں موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب ختم ہو گیا۔